نور لدی وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درس حدیث

# دین کی خاطر صحابہؓ کے فاقے حضرت سعدؓ کے کارنامے "کوفہ" اور "بصرہ" کی فوجی اور جغرافیائی اہمیّت

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۷ سائیڈ اے ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمدٍ وّآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد، عشرہ مبشرہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص یا سعد بن مالک بھی ہیں مالک اُن کے والد صاحب کا نام ہے اور اُن کی کنیت ابی وقاص ہے۔ یہ رشتے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ماموں لگتے ہیں ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں دیکھا اور دیکھ کر یہ فرمایا، دیکھو یہ میرے ماموں ہیں "فلیرنی امرء خالہ" کوئی آدمی دکھلائے ان جیسا اپنا ماموں، اُن کا اسلام شروع کا ہی ہے خود فرماتے ہیں کہ (اپنی معلومات کے مطابق) ایک ہفتے تک مسلمان کُل تین تھے تو اُس زمانے میں پُورے اسلام کا ⅓ تھا ایک تہائی یا ثلث اسلام

## دین کی خاطر فاقے

اور ہمارے کھانے پینے کا حال یہ تھا کہ ہم درختوں کے پتے کھایا کرتے اور (رفع حاجت کے وقت) ہماری اجابت کا حال یہ تھا کہ وہ مینگنیاں ہوتی تھیں جیسے اُونٹ کی مینگنیاں تو کبھی کبھار حضرت سعدؓ نے ایسے جملے نقل کیے ہیں اُن کا بہت ہی بڑا مقام تھا

## اُن کی دُعا قبول ہوتی تھی اور بڑے تیرانداز تھے

اور یہ کہ استجابت دُعا (دُعاء قبول ہونا) انکا خاص وصف تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک دفعہ اُنھیں تیراندازی کرتے ہوئے دیکھا اور آپ بہت خوش ہُوئے۔ یہ تیراندازی کے ماہر تھے اور اس میں ضرورت ہوتی ہے قوّتِ بازو کی خدا نے وہ بہت عطا کی تھی۔ کیونکہ بار بار کھینچنا کمان کو یہ خاصا مشکل کام ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کو بہت ہی عُمدہ کلمات فرمائے ہیں۔

### اسلام میں سب سے پہلا تیر اُنھوں نے چلایا

خود تو یُوں فرماتے ہیں انی لاول العرب رمٰی بسھمٍ فی سبیل اللہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے خُدا کی راہ یعنی جہاد میں تیر پھینکا اور واقعی جہاد تو ہُوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں ہے اس سے پہلے تو اس کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اور اسلام اور کُفر کا معاملہ ہی کہیں نہیں ہُوا تھا۔ ادھر یہ آتا ہے کہ حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے ان کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے اس طرح کے جملے تو نہیں سُنے آپ نے فرمایا (اور مَیں نے نہ سُنتے ہوں) تو یہ الگ بات ہے مَیں نے جو سُنے ہیں "احد" کے دن وہ سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں سُنے ہیں۔ اس دن آپ فرماتے ہیں کہ یا سعد ارم فداک ابی وامّی میرے ماں باپ تجھ پر قربان یہ جملہ آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں احد کے دن کہا ایک دفعہ دُعا دی آپ نے اجب دعوتہ وسدّد سھمہ اُن کی دُعا بھی قبول فرما اور ان کا تیر بھی نشانے پر بیٹھا اور ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اور کلمات فرمائے تھے کہ اللّٰھم اجب دعوۃ سعد اذا دعاہ یہ جب بھی دُعا کریں خداوندکریم ان کی دُعا قبول فرما۔ تو یہ مستجاب الدّعا تھے اس قسم کے واقعے کئی ایک آتے ہیں۔

### کوفہ کی آبادی زمین کی الاٹمنٹ اور اہلِ کوفہ کی جانب سے حضرت سعد کے خلاف غلط شکایت

ایک واقعہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ عراق کے فتح ہونے کے بعد جب حضرت عمرؓ نے کوفہ آباد کیا ہے اور وہاں الاٹمنٹنگ کی اور اُس کی آبادی بڑھتے بڑھتے ایک لاکھ ہوگئی۔ اُس زمانے میں ایک لاکھ آبادی بہت ہی زیادہ تھی تو وہاں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو حاکم مقرر فرمادیا کوفے والوں کی طرف سے حضرت سعدؓ کے خلاف شکایت پہنچی حضرت عمرؓ کو کہ ہم ان سے خوش نہیں حضرت عمرؓ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کوئی شکایت پہنچتی تو اس کی تحقیق ضرور فرماتے اور یہ حاکم کا فرض بھی ہے کہ معلومات ضرور کرے تو اُنھوں نے معلومات کے لیے آدمی بھیجے اِن کو اپنے پاس بلا لیا اور ان سے پُوچھا کہ ایک شکایت تو یہ ہے کہ آپ صحیح طرح نماز ہی نہیں پڑھاتے اُنھوں نے کہا یہ کیسے ہیں لیسے ایسے پڑھاتا ہوں جیسے مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا ہے تو اُنھوں نے (فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ ذالک الظن بک یا ابا اسحٰق تمھارے بارے میں میرا گمان یہی تھا۔ دریافت ہی کر رہا ہُوں کوئی مان تو نہیں رہا اور یہ بھی بہت عمدہ کلمات ہیں حضرت

عمرؓ کے ایسے کلمات صرف عشرہ مبشرہ کے بارے میں آتے ہیں ورنہ تو عام طور پر ایسے کلمات نہیں ہوتے تھے۔

**حضرت عمرؓ کی نظر میں اُن کا مقام**

حضرت عمرؓ کے بیٹے عبداللہ نے دیکھا کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے چمڑے کے موزے پہن کر ان پر مسح کیا تو انھوں نے کہا یہ اسلام میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تو جب تم اپنے والد سے ملو تو اُن سے پوچھنا حضرت عمرؓ سے یہ ملے ہیں تو اُن سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اِذا حدّثك شيئًا سعدٌ عن النّبيّ صلى الله عليه وسلم فَلَا تَسأَل عنه غيره - جب کوئی بات حضرت سعدؓ تمہیں بتلائیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

ورنہ (عام طور پر) یہ حال تھا کہ ذرا سی بات ہوتی تھی تو بُلا کر پوچھتے تھے کہ یہ کیوں کیا۔ اگر وہ صحابی کہتے تھے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ ایک اور آدمی بھی لاؤ جس نے سُنا ہو تاکہ دو ہوں بتانے والے اور پھر یہ پتہ چل جائے صاف طور پر کہ کوئی غلط فہمی بھی نہیں سچ مچ یہی حکم ہے شک نہ رہے بالکل دوسروں کے بارے میں یہ تھا اور اُن کے بارے میں یہ تھا۔ اب اہل کوفہ نے شکایت کی تو انھیں بُلا لیا اور بُلا کر یہ بات چیت کی۔

**تحقیقاتی وفد کی کوفہ آمد اور لوگوں کی طرف سے اُن کی تعریف**

اور پھر وہاں ایک وفد تحقیقات کے لیے بھیجا اُس وفد کے ساتھ حضرت سعدؓ بھی گھومتے رہے اور جہاں جہاں گئے ہر جگہ لوگوں نے تعریف کی کوئی بات (شکایت) ہی نہیں تھی ایک مقام پر ایک مسجد میں پہنچے تو وہاں ایک آدمی بڑا ہوا تھا ـــ اُس نے کہا کہ آپ نے جو اب ہمیں قسم دلائی ہے ہم صحیح بات کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت سعدؓ نہ تو یہاں سے لشکر بھیجتے ہیں اور جو مال غنیمت آتا ہے وہ صحیح طرح انصاف سے تقسیم نہیں کرتے اور لَا یُحسِن بالقضية فیصلہ دیتے ہیں تو وہ ٹھیک نہیں دیتے۔ پہلا پروپیگنڈہ تو وہ تھا کہ لا یُحسِن یصلی کہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے اس خدا کے بندے نے کھڑے ہو کر یہ تین اعتراضات کر دیے

**کوفہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تھا اور اس کی اہمیت**

میں نے آپ کو بتایا کہ کوفہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تھا۔ یہیں سے تمام علاقے آذر بائی جان بخارا وغیرہ تک کا

علاقہ جو تھا یہ سب کوفہ سے تعلّق رکھتا تھا مدد کی کمک کی ضرورت ہوتی تھی تو وہاں سے وہ آتی تھی۔

**بصرہ کی اہمیّت اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر**

جیسے کہ بصرہ جو تھا اس کا تعلّق یہاں تک تھا، مکران تک بلکہ مکران سے بھی آگے سندھ تک سندھ کا کچھ حصّہ بھی ایسا تھا جس پر وہ پہنچ چکے تھے مکران حضرت عمرؓ فاروق کے زمانے میں فتح ہوچکا تھا۔ اب یہ الگ ریاست تھی یا بلوچستان کا ہی حصّہ تھا معلوم نہیں کیا صُورت تھی اَب تو بلوچستان کا ایک ضلع ہے۔ ساحل سمندر کے ایک طرف بظاہر یہاں آبادی تھوڑی تھی یہ جو نیچے کا حصّہ تھا ایران کا اور سارا یہ ساحلی علاقہ یہاں تک اس کا تعلّق ہیڈ کوارٹر بٹالین نہیں بلکہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر جو کہ بصرہ تھا۔ وہاں سے تھا۔ دونوں بڑے شہر تھے۔ دونوں اہم تھے

**اعتراض کرنے والے کے لیے حضرت سعدؓ کی بددُعا**

تو اُس نے یہ اعتراض کیا کہ یہ لشکر بھیجتے ہی نہیں اور مالِ غنیمت آجاتا ہے یا بیت المال کے مال کا تقسیم کرنے کا وقت ہوتا ہے سرکاری جو خزانہ تھا اسٹیٹ بینک کی شاخ تو اس میں یہ صحیح تقسیم نہیں کرتے اور جہاد کے لیے جاتے ہی نہیں۔ لا یسیر فی السریۃ یا بھیجتے ہی نہیں (جہاد کے لیے لشکر)

اس نے کھڑے ہو کر یہ تین اعتراض کیے، اور کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو مَیں صاف صاف بات کہتا ہوں یہ ہیں وہ باتیں، تو اُنھوں نے فرمایا کہ بھائی جب تُو نے یہ باتیں کہی ہیں تو مَیں بھی تین بددُعائیں دیتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اِن کان ھذا عبدك کاذبًا اللہ تعالیٰ اگر یہ بندہ جھوٹ بول رہا ہے قام ریاءً وسمعۃً یہ دکھلاوے کے لیے اور شہرت کے لیے اگر کھڑا ہُوا ہے تو پھر اطل عمرہ واطل فقرہٗ بالفتن

**اعتراض کرنے والے پر بددُعا کا وبال**

بڑی سخت بددُعا ہے عمر بھی لمبی اس کی کر دے فقر بھی لمبا کر دے اور فتنوں میں اُسے مُبتلا کر دے تو اُس نے لمبی عمر پائی جو اس وقت کے لوگ ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے اسے دیکھا کوفہ کی سڑکوں پہ وہ بچّیوں کو اور یہ جاریہ جو ہوتی ہیں یعنی باندیاں اُنھیں وہ چھیڑتا تھا باندیوں کا بازار جانا اور بازار سے سودا لانا۔

**باندی بے پردہ باہر آجا سکتی ہے**

پردہ اُن کا نہیں ہوتا، لباس بھی اُن کا مختلف ہوتا ہے تاکہ

تمیز ہوسکے کہ یہ باندی ہے اس لیے بے پردہ پھر رہی ہے یہ مطلب نہیں ہوتا تھا کہ گھر کی عورت بے پردہ نکل آئے جس گھر میں سے بے پردہ نکلتی تھی عورت تو نکلتے وقت ہی سمجھ جائے گا آدمی کہ ان کی خادمہ ہے کچھ امتیاز رکھا جاتا تھا۔ جب انہیں وہ چھیڑتا تھا تو وہ کھڑی ہوجاتی تھیں اس کو برا بھلا کہتی تھیں اور لوگ اسے کہتے تھے کہ تمہیں کیا ہوگیا وہ لوگ کہتے ہیں قد سقط حاجباہ من الکبر بڑھاپے کی وجہ سے اس کی جو بھنویں تھیں وہ نیچے آگئی تھیں آنکھیں اندر دھنس گئی تھیں اور پھر یہ حرکتیں کرتا تھا اس طرح کی یہ اسے لوگ کہتے تھے وہ خود کہتا تھا اصابته دعوة سعد شیخ کبیر مفتون بڑھاپے کبیر ہے عمر رسیدہ ہے۔ مفتون فتنہ میں مبتلا ہے اصابته دعوة سعد حضرت سعد کی اسے بددعا لگی ہے۔

## فاتحِ کسریٰ

توحضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کی فضیلتیں یہاں آرہی ہیں۔ حضرت سعدؓ کے ہی ہاتھوں اللہ اللہ تعالیٰ نے یہ کسریٰ فتح کرایا ہے یعنی ایران۔

## حضرت خالد کی طرح حضرت مثنیٰ کو بھی ہمیشہ فتح ہی ہوئی فتح کا عجیب واقعہ

یہاں ایک جنرل تھے بہت بڑے صحابی۔ حضرت مثنیٰ ابن حارثہ وہ بھی حضرت خالد رضؓ کی طرح جس طرف گئے ہیں فتح ہی ہوئی ہے اور حضرت خالد رضؓ کے (اللہ تعالیٰ کا) اسی طرح کا معاملہ رہا ہے فتح ہی ہوئی ایک صحابی حضرت انس خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرماتے ہیں کہ ایک جگہ ہم پہنچے تو وہاں ہمیں بڑا نقصان ہوا، اور صحابہ کرامؓ مجاہدین کی تعداد بھی تھوڑی تھی تو حضرت خالد وہاں بیٹھے تھے اس کی کمان کررہے تھے وہ زمین کی طرف دیکھتے رہے دیکھتے رہے نظر اُٹھائی آسمان کو دیکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ اُن کی عادت تھی کہ جب وہ فکر میں مبتلا ہوتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ اُنھوں نے کہا صحابہ کرام سے کہ دو ہی صورتیں ہیں یا فتح ہوجائے یا سب شہید ہوجائیں ــــ واپسی کا راستہ کوئی نہیں مدینہ واپسی کا تمہارے لیے راستہ نہیں پھر لڑے تو فتح ہوئی بڑے بڑے شدید مواقع آئے جس میں اُنھیں فتح ہی ہوتی رہی شکست سے وہ بچے ہی رہے اسی طرح یہ بھی تھے مُثنّیٰ ابن حارثہ

## حضرت عمر رضؓ نے دونوں کو معزول کیا اور اسکی حکمت

حضرت عمر رضؓ نے انہیں بھی معزول کردیا۔ اِدھر عرب کی فیاضی جو تھی۔ یہ عرب کی صفت ہے ان کے مزاج میں داخل ہے تو یہ فیاضی کرتے تھے سخاوت کرتے تھے اپنے حصے میں جتنا آتا تھا وہ لے کر دوسروں پر خرچ کرڈالنا یہ ایک طرز تھا اور سخاوت تھی یہ کوئی بُرائی بھی نہیں تھی لیکن اس سے شُبہات

پیدا ہوتے تھے کہ یہ مال اس کے پاس کہاں سے آیا لوگوں میں شبہات پیدا ہو سکتے تھے۔ دوسرا یہ کہ آگے کو دستور اسی طرح بن سکتا ہے تو حضرت عمرؓ کو یہ پسند نہیں تھا۔ دوسرا یہ کہ جہاں جہاں مثنیٰؓ گئے وہاں فتح ہوئی بہت پیچیدہ مواقع میں فتح ہوئی تو لوگوں کا خیال یہ ہوا کہ کامیاب چل رہے ہیں جہاں یہ ہوگا بس پھر کیا ہے ایسے ہی حضرت خالدؓ ہیں حضرت عمرؓ نے اپنے آنے کے بعد انھیں معزول کر دیا اور ان کی جگہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بھیج دیا اسی طرح حضرت خالدؓ کو معزول کر دیا اور اُن کی جگہ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو مقرر فرما دیا۔ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میری اُمّت میں وصف امانت میں سب سے آگے ہیں نہایت امین ہیں اب وہ علاقہ بڑا متمول تھا وہاں اموالِ غنیمت بہت آتے اس لیے وہاں اس قسم کا آدمی حضرت عمرؓ نے مناسب سمجھا اور پھر یہ بھی لکھا کہ میں اس لیے معزول کر رہا ہوں تاکہ تم سمجھ لو کہ فتح اللہ کی طرف سے ہے اور وہی مدد کرنے والا ہے "فان اللہ ناصر دینہ" تو اس (عقیدہ اور) خیال کو بھی پہنچانا تھا اور دوسرے یہ علاقہ جو ہے اس میں اموال بے حساب ہیں تو اس میں امانتداری جو ہونی چاہیے وہ ہونی چاہیے جس پر کوئی اُنگلی نہ اُٹھا سکے تو حضرت عبیداللہ بن جراح کو اُدھر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو اِدھر ایران کی طرف امیر بنا دیا اور قادسیہ کا جو معرکہ تھا اس میں فتح حضرت سعد بن ابی وقاص کے دستِ مبارک پر ہوئی پھر اور علاقہ بھی اسی طرح فتح ہوتا گیا۔ بعد میں طاقت ٹوٹ گئی تھی کفار کی، کمزور ہو گئے تھے۔ پھر کہیں بھی پاؤں نہیں جم سکے۔

### باطنی حالت اور مقامِ صدّیقیت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حالت قلبی کیا تھی۔ وہ معلوم ہوتا ہے جیسے صدّیقیت کی کیفیت تھی: کہ جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں آئی وہ اُن کے دل میں بھی آجاتی تھی، چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منوّرہ میں تشریف لائے وہاں دیواریں بھی کوئی بڑی نہیں تھیں اور مکان بھی محفوظ نہیں تھا۔ تو ایک شب ایسے ہوا کہ طبیعت میں خدشہ پیدا ہوا کہ آزاد علاقہ اندھیرا ہے کوئی نہیں دشمنوں کی جگہ وہاں آپ کو خیال ہوا کہ ممکن ہے کوئی حملہ آور ہو، طبیعت میں یہ بات تھی اور لوگوں بھی ضرور کچھ سوچا ہوگا تو آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بس میرے ذہن میں یہ بات آرہی ہے کیا اچھا ہو کہ کوئی آدمی ہو جو جاگتا رہے اور پہرہ دیتا رہے یحرسنی،

(بقیہ بر ص ۳۵)

علیہ السلام پر بھی حرف آتا ہے وہ سورۂ احزاب کی آیت لے کر کیوں نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر بھی اعتراض ہوتا ہے کہ اگر اسے سیّدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے بعد بھی نبی بھیجنا تھا تو سورۂ احزاب کی آیت کریمہ کیوں نازل فرمائی۔ ارے قادیانیو فکر کرو سوچو دلوں کے اندھے اور آنکھوں کے نابینا نہ بنو فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ

یہ سب باتیں اس بنیاد پر ہیں کہ قادیانیوں کو مرنے کے بعد زندہ ہونے اور قبر و حشر کے حالات اور دوزخ کے عذاب اور جنّت کی نعمتوں کا کچھ بھی یقین نہیں اور اگر قرآن و حدیث کی بیان فرمودہ ان باتوں کو غلط سمجھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ دُنیا ہی سب کچھ ہے اور مرزا کے دعوائے نبوّت کی اشاعت کرنا اور اسلام کا دعوٰی کرنا محض دُنیا داری کا ایک ڈھنگ اور ڈھونگ اور اُن کے نزدیک صرف مال اور عورت ہی سب کچھ ہے تو اُن سے خطاب کرنا بے کار ہے اگر اندر سے بھرے ہیں قرآن و حدیث کی تصریحات کو جھوٹا سمجھتے ہیں تو کوئی ہادی انہیں کیا ہدایت دے سکتا ہے۔ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۔

---

بقیہ : درس حدیث

اِس وقت تک یہ آیت نہیں اُتری تھی۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اللہ تعالیٰ بچائے گا تمہیں ان لوگوں سے۔

اب ظاہری اسباب میں یہی تھا کہ آدمی پہرہ دینے والا ہونا چاہیے تو اتنے ہی میں ہتھیار کی آواز محسوس ہوئی۔ پوچھا کہ کون ہے تو جواب دیا میں سعد ہوں آپ نے دریافت فرمایا کہ ماجاءبک کیا بات ہے، کیسے آئے۔ کہنے لگے میرے دل میں آیا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں خوف پیدا ہوا تو اس لیے میں آیا ہوں فجئت احرسہ میں پہرہ دوں اب کوئی اطّلاع دینے والا نہیں تھا۔ کچھ بھی نہیں تھا جو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قلب مبارک میں بات آئی وہی ان کے دل میں آئی تو یہ ایک طرح کی دل کی صفائی اور صدیقیت ہے چنانچہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کے لیے دُعا فرمائی ثم نام پھر آپ سو گئے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو بلند مقام عطا فرمائے اور آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے۔